* جوهر اخلاق *

یونانی اسپ کی نقلیات کا ترجمہ اردو زبان مین دلی اور لکھنو کے خاص لوگون کے محاورے مین جسکو احقر العباد جمیز فرانسس کارکرن نے ترجمہ کرکے اور شاہ الفت حسین موسوی کی نظر سے گذرانکے جناب مستطاب سخن پرور عدل گستر حاکم عدالت دیوانی صدر کلکتہ رابرٹ ہالڈن راتری بہادر دام دولتہ کی خدمت مین نذر دینے کو مدرسہ عالیہ مین سنہ ۱۸۵۵ع مین چھپوایا

* حق سے امید ہی کہ تا دم صور *
* قدردان سخن رہین مسرور *
* کہ یہہ ہین آبیار باغ سخن *
* انسے ہی نوبہار باغ سخن *
* ہین بھرے وصف نیکخوئی سے *
* پاک ہین عیب عیب جوئی سے *
* لاکھہ عیبون کو جی سے دھوتے ہین *
* ایک ہنر پاکے شاد ہوتے ہین *
* اس جہانکو قیام ہو جب تک *
* رہین قایم جہان مین یہہ تب تک *
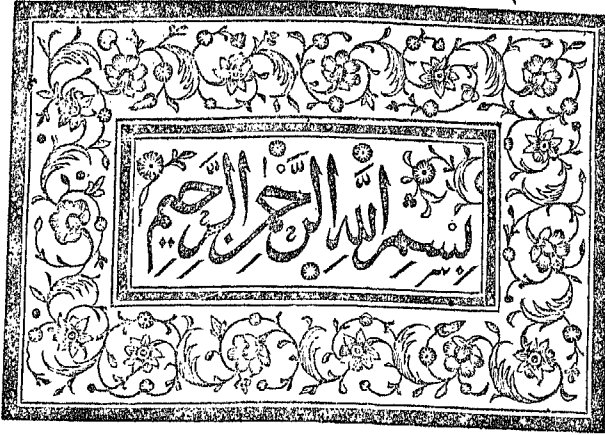
❋ پہلی نقل ❋

ایک روز کسی مرغ نے کسی گھورے پر چگتے میں ایک جواہر بیش قیمت دیکھا افسوس سے ایک آہ سرد بھر کر کہنے لگا کہ جوہری کے یہاں اسکی بڑی قدر ہوتی لیکن میرے نزدیک ایک دانہ اناج کا اس سے ہزار درجے بہتر تھا ❋

❋ حاصل ❋

❋ جسے گندم وجو سے ہووے سرور ❋

❋ نہیں کچھ او سے لعل و گوہر ضرور ❋

ایکروز کسی سر چشمے پر ایک بھیڑیا پانی پی رہا تھا اتفاقاً
ایک بھیڑ کا بچا اوسی چشمے پر لیکن بھیڑئے سے بہت
دور پانی پینے لگا اوسے دیکھتے ہی بھیڑیا دانت نکال کر دوڑا
اور گالیاں دینے لگا کہ کیون رے نابکار جس پانی کو مین پیتا
ہون تو اسکو جھوٹا اور گدلا کرتا ہی کیا تیری کمبختی
آئی ہی یہہ سنتے ہی بچے کے ہوش اور حواس اوڑ گئے
کہ یہہ کیا بلا آئی اسنے جواب دیا کہ اتنے فاصلے پر مین نے پانی کو
کس طرح سے گدلا کیا چونکہ بھیڑئے کا مطلب یہی تھا اسنے
کہا تو کیا بکتا ہی کیا اپنے باپکا احوال تو بھول گیا چھہ مہینے ہوئے
کہ اسی طرح سے بڑون سے گستاخی کے لئے اسکی جان
گئی کیا اوسی طرح سے اپنی زندگی تجھہ کو بھاری معلوم
ہوتی ہی بچے نے کہا حضرت بندے کی بات کو لغو نہ سمجھیے
چھہ مہینے پہلے مین پیدا ابھی نہوا تھا مین اوسوقت کی کیا خبر
رکھتا ہون خیر جو باپ نے کیا باپ نے پایا بیٹے کا کیا قصور بھیڑئے
نے کہا تو پھر منہہ لگتا ہی لیکن تو کیا کرے یہہ نطفے کا اثر ہی اور ہم
لوگون سے تیرے ہوکر چلنا تیری قوم کی عادت ہی تب تو صحیح

جب تجھسے ستر پشت کا بدلا لون اتنا کہکر بچے کو اسنے تور ڈالا

* حاصل *

۴ * کسی کو نہ دنیا مین ہووے نصیب *
* کہ ظالم کے پالے پڑے وہ غریب *
* اگر پاس بے زور کے ہو دلیل *
* زبردست کے سامنے ہی ذلیل *
* نہین ذرے مروت جو خود کام ہی *
* کہ مطلب سے اپنے اوسے کام ہی *

* چوتھی نقل *

ایکدفعہ چوہون اور مینڈکون مین جھیل اور تالاب کی ریاست کے لئے بڑی لڑائی ہوئی اسواسطے کہ طرفین اپنے باپ دادونکی میراث اوسے قرار دیتے تھے دونون طرف کے دو پہلوانون نے میدان لیا لیکن انکی جنگ ہنوز تمام نہین ہوئی تھی کہ ایک چیل جھپٹا مارتی ہوئی آئی اور دونون کو دونون چنگل مین لیکر اڑ گئی *

* حاصل *

* جو روتی کا ٹکرا ملے بھوکھے ہین *

* تو معلوم ہو زر سے بہتر ہمین *

* دوسری نقل *

ایک مرغ اجل گرفتہ کسی گیدر کے پالے پڑا اگرچہ اپنا شکار دیکھکے گیدر کا جی للچایا پھربھی اسنے فی الفور مرغ کو اسلیئے نہین چکھا تا کہ لوگ جانین کہ دنیا مین اتنا ایمان اب تلک بھی باقی ہی اوسوقت حیلہ جوئی کرکے ایسے ڈھنگ پر وہ چلا کہ وہ بیچارا سیدھا جانور صاف اسکے دام مین آگیا یعنے اسنے مرغ سے کہا کہ تو بڑا بد ذات اور واجب القتل ہی کیونکہ تو ساری رات چلا چلا کے آس پاس کے اشراف پڑوسیون کا دم ناک پر لاتا ہی اور اس طرح لوگونکو جگار کھتا ہی کہ ہمارے ہم جنسون کی معاش مین خلل واقع ہوتا ہی بھلا تو کس کام کا ہی کیا سبھونکو حیران کرنے کے لیئے تو پیدا ہوا ہی مرغ نے جواب دیا کہ حضرت آپ نے کون سا ایسا قصور ٹھہرایا کہ بندے پر اتنا عتاب فرمایا مین بانگ البتہ دیتا ہون لیکن خوا[illegible] اور بے وقت نہین بندہ آفتاب عالمتاب کا نقیب

ہی اور اس خسرو گردون سریر کی بر آمد ہونیکا اشتہار دیتا ہی سوا اسکے موذنی کرتا ہون اور نماز و وظیفہ کے ادا کے لئے لوگونکو جگا دیتا ہون اور غریب غربا کو سحر کے وقت ہوشیار کرتا ہون کہ اٹھو اپنے کاروبار مین جاو علاوہ اسکے بندے کی بہت سی ہنر مین ہین جس روز جو کہ اپنی قسمت کی برائی سے میری صورت نہین دیکھنے پاتی وہ بیچاری میری آواز سنکر خوش رہتی ہے گیدڑ نے کہا بس بس تو اپنی زناکاری کا اپنے منہہ سے آپ اقرار کرتا ہی اگر میرے ناشتے کا وقت نہو تا تو تجھکو مار ڈالنا شرعاً واجب تھا یہہ کہتے ہی گیدڑ نے اوسکو اور اوسکے قصہ کو تمام کر دیا *

* خلاصہ *

* زبردست جب حیلہ جوئی پر آے *
* نہووے ضعیف اوس سے عہدہ بر اے *
* مقابل ہو ظالم کے جب زیردست *
* سمجھہ نسبت مور با فیل مست *

* تیسری نقل *

۴ * جواب میں لڑتے ہیں نادان ہیں وہ *
* مگر اپنی دانش پہ نازان ہیں وہ *
* کچہری مین بھرتے ہیں سب مال و زر *
* نہین اپنے آگے کی رکھتے خبر *
* لڑائی مین کھوکر کے سرمایا سب *
* گدائی کرین گے برنج و تعب *
۶ * یہہ ثابت ہی عاقل پر اے نکتہ ور *
* جہان مین نہین پھوٹ سے بد ثمر *

* پانچوین نقل *

ایکروز کسی شیر اور ریچہہ نے باہم ہوکر ایک ہرن شکار کیا لیکن جب صید ہاتھہ آیا کسی کو برابر کا حصہ اپنا منظور نہوا آخر اپس مین تقاضہ ہوا ایہانتک دونون لڑے کہ بیدم ہوکر گر پڑے نہ اسکو طاقت رہی نہ اوسکو اسے مین ایک گیدڑ آن پہنچا ان دونون کا حال دیکھکر اسنے کہا واہ واہ یہہ اچھا شگوفہ پھولا خیر میری قسمتون سے مجھے یہہ شکار ملا مین کیون اسے چھوڑ دون یہہ کہکر دونون کی انکھون کے سامنے سے ہرن کو گھسیٹ کر لے

گیا شیر اور ریچھ ہات پہاڑ کر رہ گئے اور یہہ کہنے لگے کہ ہم
دونون کم بختون نے آپسمین آدھون آدھ بانت نہ لیا دیکھو
اسنے سب کا سب ہی لیکر چلدیا *

* حاصل *

* جہان چاہو اسکا کرو امتحان *
* ہی آپس کے جھگڑے مین تمکو زیان *
* کروگے کچہری کا گر تم خیال *
* تو کھو بیٹھوگے ہاتہہ کا اپنے مال *
* کچہری کے کُتے جو ہین سب نڈر *
* تمہین نوچ کھائینگے وان دیکھکر *
* جسے بہتری اپنی منظور ہو *
* گرا وے وہ جھگڑونکی دیوار کو *

* چھٹھین نقل *

ایک کتا منہہ مین ٹکڑا گوشت کا لئے دریا کے پار ہوتا تھا اپنا
سایہ جو اسنے پانی مین دیکھا سمجھا کہ دوسرا کتا اسی طرح
سے گوشت لئے جاتا ہی حرص کے مارے اسکا گوشت

کے ارادے سے جوں لپکا اوسکے اپنے منہہ مین جو تھا وہ بھی گر پڑا

*** حاصل ***

* جہان مین ہی لالچ کا بازار گرم *
* نہین لالچی کو ہی لوگون سے شرم *
* جو ہی لالچی خوار ہوتا ہی وہ *
* کہ اپنی گرہ کا بھی کھوتا ہی وہ *

*** ساتوین نقل ***

ایک شیر ایک بھڑیا ایک ریچھ اور ایک گیدڑ باہم ایک ہوئے اور یہہ اقرار کر کے شکار کو نکلے کہ جو صید ہاتھہ آوے آپس مین بانٹ لیوین غرض ایک بارہ سنگھا ہرن شکار ہوا اور چار حصے کیا گیا مگر جب اپنا ٹکڑا لینے کو سب چلے شیر نے روکا اور کہا سنو پہلا حصہ میرا ہی اسلیئے کہ مین تم سب سے بزرگتر ہون اور دوسرا حصہ بھی میرا ہی کیونکہ میری ہی محنت سے ہرن ہاتھہ آیا اور تیسرے حصہ کی مجھکو بڑی ضرورت ہی اوسے بھی خواہ نخواہ مین ہی لونگا اور اگر چوتھے حصہ کو تم مجھکو نذر نہین دوگے تو مین دیکھہ لونگا کہ تم کیسے باپ کے بیٹے ہو تینون

یہہ سن کر دم دبا دبا کے پچپکے وہان سے سرک گئے *

* حاصل *

* توانا کا ساتھی نہو زیر دست *
* کسی طرح کاوہ کرے بند و بست *
* کرے جو غریبو نسے قول و قرار *
* کہان یا د پھراوسکا نکلا جو کار *
* غرض جب نہین تم سے ای میری جان *
* نہین تم پہ رہنیکا وہ مہربان *
* برابر سے اپنے کرو دوستی *
* کہ خواری نہ دیکھو گے اس مین کبھی *
* برابر سے اپنے اگر و کار و بار *
* نپاوُگے اوس گل کو تم خار دار *

* آٹھوین نقل *

ایک بھیڑیئے کے گلے مین ہڈی اٹکی ایک سارس کے پاس لیا اور کہا بھائی تجھے لنبی چونچ اور گردن اللہ نے دی ہی یہہ ہڈی نکال دے آرام پانے سے تجھے خوش

نے ہڈی نکال دی اور قول و قرار کے موافق انعام مانگا بھیڑیئے نے آنکھ بدلکے کہا کیسا انعام چاہتا ہی واہ واہ کیا خوب بھیڑیے کے منہہ میں گردن دیکے پھر اوسے ثابت پایا اسی کو خیر نہیں جانتا چل کافور ہو تیرا سر جو گردن پر برقرار ہی اسی کو غنیمت جان

* حاصل *

* نہیں ہوگا ظالم کبھی یار جان *
* نہو گی وفا اوس میں ای مہربان *
* اگر اوسکے پالے پڑے تو کبھی *
* بغیر از ضرر تیری ہو مخلصی *
* دو گا نا اد ا کیجو تو شکر کا *
* کہ ظالم کے پنجے سے چھوٹا بھلا *

* نوین نقل *

ایک دفعہ جاڑے کے موسم میں بڑی شدت سے برف گری کوئی ایک دہقان گھر کے جو باہر ہوا ایک سانپ کو دیکھا کہ پالے کا مارا پڑا ہوا ہی اوس موذی کے حال پر اوس نادان کو رحم جو آیا اوسے اٹھا لیا گرمی جو اوس موذی کو

پہنچی ٹسکبگایا اور دہقان کی ہتھیلی مین کاٹ لیا دہقان نے
کہا ای کم بخت بے وفا دوست اور دشمن کو نہین پہچانتا
جسنے تجھکو جلایا اوسی کو تو نے مارا

* حاصل *

* کبھو بے وفا سے نکر دوستی *
* کہ ہی دشمنی ساتھ اوسکے بھلی *
* جو موذی ہی ہو گا نہین تجھسے رام *
* بھلا اوسکے حق مین ہی کرنا حرام *

* دسوین نقل *

ایک گدہا شیر کا منھہ چڑہانے اور اوس سے تمسخر کرنے لگا شیر
کو غصہ جو آیا تو اسنے دانت دیکھلایا مگر آخر کچھہ مسکرایا اور کہا
کہ خیر خوش رہ مگر اپنا گرہا مین نچھو رنا اور یاد رکھنا کہ تیری کم
ظرفی نے آج تیری جان بچائی اگر میرے غضب کے قابل تو ہوتا
تو مین اسی وقت قیامت برپا کر دیتا

* حاصل *

* جو سفلے کی باتین کرین ہم خیال *

* بچانا ہمین اپنا جی ہو وبال *
* ہین سفلے کی باتین جو سفلے کے ساتھہ *
* امیر اوسمین ہر اگر تندسے اپنا ہاتھہ *
* نہو گا تو گالی سے اوسکی خفیف *
* نہ تعریف سے اوسکی ہو گا شریف *

* گیارہوین نقل *

کسی گانو کے چوہے نے اپنے ایک شہری بھائی کی دعوت
کی گانو مین جو کچھہ میسر ہوا جیسا کے باسی روٹی کے سوکھے
ٹکڑے اور پنیر کی کُترن اسنے حاضر کی دونون دسترخوان
پر بیٹھے اور کھانے لگے شہری چوہے کو آورہی مزہ پڑا ہوا تھا
اس طرح کی غذا اسنے کبھی نہین کھائی تھی ہرچند اس سے جی
اوسکا گھبرایا مگر مارے لحاظ کے کچھہ نہ کہا غرض طعنے مانے مین
اسنے کہا کہ ایسی سنسان جگہہ مین رہنا اور اسطرح کی
خوراک کھانا آپکی شان سے باہر ہے جب رخصت ہوا تو بدلا
اوتارنیکو شہری چوہے نے ایک روز دہقانی بھائی کی
دعوت کی اور اپنے ساتھہ اوسے شہر کے ایک عالیشان

مکان مین لے گیا وہان پہنچکے شہری چوہے نے نعمت
خانے مین اوسے لیجا کر ایک سے ایک نعمت
دیکھائی بعد اسکے دالان مین جا کے میز پر کیا دیکھتے ہین کہ
اوسی رات کا بچا بچایا کھانا رکھا ہی خوش ہو کر شہری
چوہا اپنے بھائی کو ایک مخمل کے پلنگ پر بٹھا کے
نفیس نفیس چیزین کھلانے لگا اور آپ بھی شریک
ہوا یہہ سب سامان دیکھہ کے بیچارے دہاتی چوہے کی عقل
اڑ گئی کیونکہ اسکے اپنے بہشت برین کی نعمتین وہان جمع
تھین اتنے مین دروازہ کھلا گیا اور بہت سے نوکر چاکر شور وغل
مچاتے ہوئے خاوند کے الوش پر بے اختیار گر پڑے اور چکھی
کرنے لگے اس دھوم دھام مین دونون چوہونکو بھاگتے ہی
بن آیا خصوص دہقانی کی بُری نوبت ہوئی کیونکہ اس بلا مین
اوس کے دشمن بھی کبھی نہین پھنسے تھے وہ ایک کونے
مین خوف کے مارے تھر تھرا رہا تھا کہ شہری چوہا اوسکے پاس
آیا اور کہنے لگا بھائی گھبراو مت وہ جھوٹے خور سب نکل گئے
چلو پھر چکھیان کرین دہقانی نے کہا اس کھانے سے بندہ باز آیا

آیا اگر آپ کے کھانون مین بہشت کی نعمتونکا مزا بھی ہو تو اوس سے مجھے معاف کیجئے میرے پنیر کا کترن اور سوکھی روٹی کا ٹکڑا پارچا ساتھہ آرام اور چین کے میرے لئے بڑی نعمت ہی یہہ لطیف غذا اتنے اندیشون کے ساتھہ آپہی کو مبارک رہے ❋

حاصل

❋ کلاہ سلاطین جو ہی زرنگار ❋
❋ وہ ظاہر مین ہی پھول باطن مین خار ❋
❋ جو بے کھٹکے ایک گوشہ مین ہو مقام ❋
❋ کرین تخت نادر کو ہم سو سلام ❋

بارہوین نقل

ایک کالے کوے کو کہین جو ایک گھونگھا ملا تو چونچ سے لھنتون اسنے ادھراودھر تھونکا مگر توڑ نہ سکا ایک کوے نے دیکھکر کہا یار یون نہین تم چونچ مین اسے لے کے اوپر اوڑو جب بلندی پر پہنچو اس بڑے پتھر پر اسے پھٹک دو اتنی دور سے آپ سے آپ وہ ٹکڑے

سکر سے ہو جاویگا وہ کوا بیچارا بھولا بھالا یہہ سنکر خوش ہوا اور اوپر بہت اونچا اوڑا اور کہنے کے مطابق اسنے کیا مگر اوسکے اترتے اترتے کالا کوا اسے لے بھاگا

* حاصل *

* اگر خود غرض ہے تو لیگا صلاح *
* کہیگا وہ جسمین ہی اوسکی فلاح *
* تجھے رنج دیویگا وہ روسیاہ *
* تیرے کام سب وہ کریگا تباہ *

* تیروین نقل *

ایک گیدڑ نے ایک کوے کو دیکھا کہ ایک لطیف لقمہ چونچ مین دبائے ہوئے درخت پر بیٹھا ہی جی اوسکا للچایا مگر اسکا حاصل کرنا مشکل دیکھا جب اور کچھہ نہ بن پڑی اوسنے کوے کی خوشآمد شروع کی کہ سبحان اللہ جیسی تیری صورت ہی ویسی ہی سیرت بھی تونے پائی ہی تیرے پر کیا خوش نما ہین اور اوسکی سیاہی پر کیا ہی جلوا ہی اور سیرت

مین بھی نو پاتا ہی سوا تیرے کس پرند یا چرند کو خدا نے
پیش بینی اور دور اندیشی اور غیب آگاہی عطا کی ہی
مگر ایک عیب کہ اوسنے اپنے سب کارخانے مین باقی رکھا ہی
تا کہ اوس صانع بے عیب کی برابری کوئی نہ کر سکے
اگر اپنی صورت اور سیرت کے موافق تو خوش آواز
بھی ہوتا تو پرندون مین پر کوئی تیرا ثانی دیکھائی نہین دیتا
یہہ سنتے ہی کووے کو حرص ہوئی کہ کچھہ سنائی اور
گیدڑ کے جی سے یہہ شک بھی مٹائے گا کہ کھارکے
منہہ جو اوسنے کھولا وہ مزہ دار لقمہ تب سے نیچی آتارہا
گیدڑ نے اتھا لیا اور مسکرا کے کہنے لگا کہ بندے نے سب
باتون مین اپ کی تعریف کی تھی مگر آپ کی عقل کی
صفت تو نہین کی تھی کیا اوس مین بھی نقص دیکھانا
تمہین واجب ہوا تھا *

* حاصل *

* خوشامد کا ہوتا ہے جسکو مرض *
* نہین اوسکی تعریف ہی بے غرض *

* نہ بھول اوسکی باتون پہ سن لے ذرا *
* کہ ایک روز اوس سے خطا پایگا *

* چودوین نقل *

ایک شیر اپنی جوانی کے عالم مین بڑا ظالم تھا جب بوڑھا ہوا اوسکا حال اور ہی ہو گیا حاصل کلام اوسکے چاردن کے ظلم کا دور جب اخیر ہو گیا تب جتنے جانورون کو اوسنے ستایا تھا سب آن آن کر اپنا اپنا بدلا اوس سے لینے لگے اور آپس مین ایکا کر کے اسپر ٹوٹ پڑے اور سبہون نے ملکر اوسکی خوب ہی خدمت کی اور اوسنے بھی چار و ناچار برداشت کی مگر جب گدہے نے آن کر لات اٹھائی تو ذلت کے صدمے سے دل اسکا چور ہو گیا

* حاصل *

* کر احسان اگر تجھکو طاقت ہی اب *
* کہ ہون بندۂ لطف یہہ لوگ سب *
* ثنا خوان تیرے وہ رہینگے مدام *
* برے وقت مین تیرے آوینگے کام *

* اگر پاس ہی تیرے کچھ مال و زر *

* مدد کر غریبون کی ای باخبر *

* پندرہوین نقل *

کسی کے پاس ایک اچھا سا کتا تھا وہ بڑا پیارا
تھا اس لئے ہر وقت اپنے خاوند کے ساتھ کھیل کود
کیا کرتا اوسی گھر مین ایک گدہا بھی تھا اوسنے کتے کا
رنگ ڈھنگ دیکھکر اپنے جی مین سمجھا کہ مین ہمیشہ اپنے
خاوند سے دور رہتا ہون اسی لئے اس خراب حال سے
رہتا ہون اگر کتے کی طرح سے اسکے ساتھ کھیلون تو
اچھا رہون دل مین یہ ٹھہرا کے خاوند کے پاس گیا اور
جوہین کتے کی طرح اگلے دونون پاون اوٹھا کے صاحب کی
گود مین رکھنے لگا اوسنے ایک سونٹے سے اوسے
پیٹنا شروع کیا بیچارا گدھا عاجز اور پشیمان اپنے
تھان پر چلا آیا اور کہنے لگا کہ سچ ہی بزرگونکا قول نہین
ٹلتا ہر کارے و ہر مردے *

* حاصل *

* ہر ایک کا ہی دنیا مین کام ایک جدا *
* کرے شیر کا کام کب بھیڑیا *
* تجاوز نکر اپنی حد سے کبھی *
* کہ گدہا بنا ئینگے تجھکو سبہی *

* سولوین نقل *

ایک دن کسی شیر کے پنجون تلے ایک چوہا آگیا اور شیر نے اوسے مار ڈالنے کا قصد کیا مگر جب اس بیچارے نے بہت آہ و زاری سے اپنی جان بخشی چاہی شیر نے اوسے رہائی دی چند روز کے بعد انقلاب روزگار سے ایسا ہوا کہ وہی شیر ایک شکاری کے دام مین آگیا لیکن جب اوس چوہے کو یہہ وحشت ناک خبر ملی اوسنے اپنے محسن کی مدد کی اور بات کے کہتے جال لو کتر کے شیر کو خلاص کر دیا فقط *

* حاصل *

* بنایا ہی گر تجھکو حق نے امیر *
* نہ دیکھہ اِن غریبون کو ہرگز حقیر *

* پھر اپنی گردش کی بھی ہی کہین *
* کہ ایک حال پر کوئی رہتا نہین *
* کیا جسنے رحم اسنے پایا ہی رحم *
* خدا اوسکا ہی جسنے کھایا ہی رحم *

* ستر ہوین نقل *

ایک چیل بیماری سے قریب الہلاکت ہوئی اوسکی مان جب چیخین مار مار کے رونے لگی تب بیٹی کہنے لگی کہ امان دور بھی کرو رونے کاپنے سے کیا ہو گا پیرون سے مناجات مانگو کہ میری جان بچے ما نے جواب دیا کہ ای لڑکی کون سا پیر میری تمہاری سنیگا سبہونکی قربانی کا گوشت ہم سبہون نے چورا یا ہی اب اس وقت کون رحم کریگا اپنے وقت پر اہم لوگون نے قصور نہین کیا ہماری اب کون رعایت کریگا *

* حاصل *

* ہوا و ہوس مین کٹی زندگی *
* دم مرگ حاصل ہی شرمندگی *

* اگر تونے اوسوقت تو باہ لی *
* تیری زاریان کب سنیگا کوئی *
* جوانی مین جسکی نہ لے تو خبر *
* کرے کب بڑہاپے مین تجھہ پر نظر *

* اٹھاروین نقل *

ابابیل پیش بینی اور دور اندیشی مین ضرب المثل ہی ایک دفعہ کسی دہقان کو اسنے دیکھا کہ سن کی تخم پاشی کر رہا ہی ابابیل نے بہت سی چڑیونکو ایک جا کر کے کہنا شروع کیا کہ تم سب کیا دیکھتی ہو یہہ آدمی سن بو رہا ہی صیاد اِسی سے ہم لوگونکو پھسانے کا پھندا بناویگا مناسب ہی کہ سب ملکے ایک ایک بیج کر کے چن ڈالین اون نے وقوفون نے اوسکی بات کو بالکل خیال نہین کیا جب چھوٹے چھوٹے بوٹے نمود ہوئے تب پھر ابابیل نے ان چڑیونکو خبردار کیا کہ ابھی وقت ہی چاہو کو پاہین اکھاڑ ڈالین مگر وہ شامت زدہ چڑیاںین سب کچھہ بھی متوجہ نہوئین جب ابابیل نے دیکھا کہ وہ خت

ہو چلا تب اپنے جی میں اُسنے کہا کہ اب یہان رہنا اور اِنہونکے شامل گرفتار ہونا عقل سے باہر ہی حاصل کہ چلتے وقت اپنے سب دوستون سے کہنے لگی کہ بیٹھے دیکھو کیا ہوتا ہی اگر میری بات تمہارے آگے نہ آوے تو میرا نام کچھ اور ہی رکھنا اتنا گوش گذار کرکے ابابیل چلی آئی اور شہرون مین آدمی کی صحبت مین رہنے لگی تھورے دنون کے بعد وہ سن تیار ہوا اور صیادون نے اوسے بنا اور چڑیا پھنسانے کا جال بنایا جب ابابیل کی چتائی ہوئی کئی چڑیائین پھنس گئین تب اونہین ہوش ہوا کہ ابابیل سچ کہتی تھی اور ہماری کم بختی آئی تھی کہ اوسکی بات کو چٹکیون پر ہم سب اوڑاتے تھے

* حاصل *

* جو عاقل ہی رہتا ہی وہ پُر حذر *
* کہ رکھتا ہی آیندہ کی سب خبر *
* ہی نفع و ضرر اپنا پہچانتا *
* ہر ایک تخم کا پھل ہی وہ جانتا *

* نہین پیش بینی جسے زینہار *
* وہ ایک روز ہوگا بلا کا شکار *

* انیسوین نقل *

ایک دفعہ میڈک کون کو اپنی حالت آزادگی سے بڑی نفرت ہوئی تب مشتری ستارے سے انہون نے ایک بادشاہ کی درخواست کی مشتری نے اونہین آزمانے کے لئے ایک کندہ ناتراش کو آسمان پر سے جھیل کے بیچ مین ڈال دیا وہ ایسی دھمک سے گرا کہ میڈک سب ادہر اودہر اپنی جان چھپانے لگے اور سوا اسکے کہ مٹی مین سر دے دے کے چھپ رہین کچھ اور نہ بن پڑی جب دیر تک یہی حالت رہی ایک دلاور میڈک نے سر اٹھایا دیکھتا کیا ہی کہ حضرت بادشاہ جس طرح تشریف لائے تھے ویسے ہی پڑے ہین نہ ہلتے ہین نہ ڈولتے نہ کچھ بولتے اور غصہ مین آکر ذرا منہہ بھی نہین کھولتے یہہ دیکھہ کر اوسنے اپنے بھائیون کو بلایا اور سب احوال کہہ سنایا ڈر جو اونکا گیا آہستہ آہستہ اوس کندے سکے نزدیک

آئے جب قریب پہنچے دیکھا کہ وہی حالت بادشاہ
کی اب بھی ہی وہ سب ایک ایک کر کے کود کود کے
اسپر چڑھے اور وہیں سے مشتری سے پھر عرض کرنے
لگی کہ تو نے ایسا نامرد بادشاہ کیون دیا مشتری نے
جواب میں کہا ٹھہرو میں تمہارے خاطر خواہ ایک بادشاہ
بھیجتا ہون یہہ کہکے ایک لگالگ کو نیچے اوتار دیا
اوسنے جھیل میں پہنچتے ہی ایک ایک مینڈک کو پکڑ
پکڑ کر چکھنا شروع کیا کم بختی کی ماری جو رعیت سامنے
آئی اوسکی یہی نوبت پہنچی اس قتل عام سے مینڈکون
کا قافیہ تنگ ہوا اور مشتری کے پاس وہ سب پھر
نالان ہوئے کہ ہم لوگ ایسے بادشاہ سے باز آئے
یا تو کوئی دوسرا حاکم عادل بھیج یا جو ہماری حالت اصلی
تھی اوسی میں چھوڑ دے مشتری نے جواب دیا کہ اپنے
کئے پر کیون روتے ہو تم سب پہلے بھلے تھے یا نہیں لگالگ
کو تمہاری بے صبری اور ناشکری کے بدلے میں نے
بھیجا ہی اب جس طرح سے چاہو اپنا بندوبست کر لو ❁

* حاصل *

* جو بے صبر ہیں وہ ہیں خانہ خراب *
* خوشی کی نہیں اونکو ملتی شراب *
* خرابی کا دن اونکو آتا ہی پیش *
* بدلتے ہیں جو اپنی حالت ہمیش *

* بیسوین نقل *

ایک دفعہ جب کبوترون نے دیکھا کہ چیل اونکو بہت ستانے لگی شاہ باز کو انہون نے اپنا محافظ مقرر کیا باز کو یہہ ایک اچھا وسیلہ ہاتھہ آیا چیل کے ساتھہ لڑائی نکر کے آپ ہی کبوترون کو ایک ایک کر کے کھانے لگا چیل نے دو مہینے مین جو نقصان نہین کیا تھا شہباز نے گھر مین گھسکے دو ہی روز مین وہ کیا *

* حاصل *

* تو کر آپ فکر اپنے گر ہی عقیل *
* نکر اپنے دشمن کو اوس مین دخیل *
* نکر اعتماد اپنے دشمن پہ تو *

* کہ جیسا نچھوڑے گا تجھکو کبھو *

* ایکسوین نقل

بہت سے چور کسی گھر مین نقب دینے کے ارادے سے گئے اُس مین اوس مکان کا ایک پالا ہوا کتا بھونکنے لگا ۔ ایک چور اوسے چمکارنے اور بھلانے لگا اور ایک نے روٹی کا ٹکڑا ابھی اوس کے سامنے ڈال دیا کتے نے جواب دیا کہ مجھسے یہہ نمک حرامی نہین ہونے کی اور مین رشوت نہین لینے کا سوا اسکے اگر اپنے خاوند کا نقصان کرنے کو ایک ٹکڑا کھاؤن اور ساری عمر کا آرام کھوؤن یہہ عقل کے بھی خلاف ہی *

* حاصل *

* بہت بد ہی وہ جو کہ ہی ناسپاس *
* وہ ناچیز ہی مردِ دانا کے پاس *
* ہی چور اور خونی کا بھی اعتبار *
* مگر اوسکا جو آستین کا ہی مار *
* خیانت تو آقا کی ہرگز نکر *

* ملے گر تجھے گنج قارون کا زر *

* بائیسوین نقل *

ایک سور کی مادا حاملہ تھی جب اوسے دروزہ پیدا ہوا ایک بھیڑئیے نے آن کر کہا بہن تمہارے بچونکی مین خبرداری کرونگا اوسنے جواب دیا چل دور ہو تجھسے دیگا نوسے بیگانے بہتر *

حاصل

* جو ہی خود غرض اوس سے بیزار ہو *
* نکر اعتماد اوسپہ ای نیک خو *
* ہمیشہ اوسے پرہیز کر ہوشیار *
* کہ ظاہر مین ہی یار باطن مین مار *

* تیئیسوین نقل *

کسی ملک مین ایک دفعہ غوغا ہوا کہ ایک پہاڑ کو درد زہ پیدا ہوا اور بچا ہونے والا ہی لاکہون خلقت تماشے کے لئے جمع ہوئی کہ ایسی مان کے بچے کو دیکھا چاہیے مان تو ایسی دراز قد ہی اسکا بچا بھی اسکے مناسب ہی ہوگا

آپس مین سب یہہ کہہ رہے تھے کہ ایکہی دفعہ اوس پہاڑ کے اندر سے ایک چوہا نکال پڑا *

* حاصل *

* نہین فایدہ لن ترانی سے یار *
* سخن راست کہہ گر تو ہی ہوشیار *
* کہ جہو ٹھونکی عزت نہین ہی کہین *
* جو سچے ہین وہ اوس سے ملتے نہین *
* کوئی جہوٹھہ ہوتا ہی جب آشکار *
* تو جہوٹون پہ ہوتی ہی لعنت کی مار *

* چوبیسوین نقل *

ایک بیچارا گدھا خاوند کی خدمت کرتے کرتے ایسا بوڑھا ہو گیا تھا کہ ایک روز چلتے چلتے بوجہہ لیکر بیٹھہ گیا اوسکے مالک نے اوٹھانے کے لیئے اوسے اتنی لکڑیان مارین کہ ناتوان گدھا بیدم ہو گیا جب گدھے کو ہوش آیا اوسنے کہا کہ اس بیوفا دنیا کی رسم یہی ہے کہ اگر کوئی ساری عمر نمک حلالی اور جان فشانی

مین حاضر ہے اور اتفاقاً کوئی چھوٹا سا قصور اوس سے سرزد ہو تو زمانے کے لوگ اسکی سب نیکیون کو بھول جائینگے اور ایک بدی کو یاد رکھین گے *

* حاصل *

* جوانی مین جسنے کیا تیرا ساتھ *
* بڑھاپے مین ہرگز نہ چھوڑ اوسکا ہاتھ *
* نجیب اور شریفون کا ہی یہہ نشان *
* ضعیفی مین خادم کے ہین قدردان *

* پچیسوین نقل *

ایک شکاری کتا جوانی مین اپنے خاوند کو بہت سا شکار کر دیتا تھا جب بوڑھا ہوا اوسکا اور ہی عالم ہوگیا نہ وہ چستی باقی رہی نہ وہ چالاکی اوسکے بے وفا خاوند کی مہربانی بھی اوسی درجے کم ہوگئی آخر بیکار محض سمجھکے اوسنے اوس کتے کو نکال دیا تب اوسنے کہا خداوند آپ کو یہہ لازم نہ تھا اگرچہ میرا زور و شور جاتا رہا ہی مگر دل ویسا ہی ہی اور اگر آپکی منصفی یہی ہی تو جیسا کم زوری کے سبب سے آپ

نے دور کردیا بوڑھے ہونے کے لیئے مجھے پھانسی دیجیے *

* حاصل *

* جو انصاف رکھتے ہیں دل میں ذرا *
* نہیں بھولتے ہیں وہ شرط وفا *
* بڑھاپے میں وہ لوگ صاحب شعور *
* نہیں اپنے خادم کو کرتے ہیں دور *
* وہ بوڑھوں کو کرتے نہیں نامراد *
* بڑھاپے کو اپنے بھی رکھتے ہیں یاد *

* چھیسوین نقل *

ایک دفعہ گدھا اور بندر دونون اپنی اپنی مصیبت کا حال بیان کر کے رو رہے تھے گدھے کو یہی حسرت تھی کہ خداوند عالم نے گاے اور بیل کا سینگ اوسے نہیں دیا تھا اور بندر کو لنگور کی دم کا ارمان تھا یہہ سنکر ایک چھچھوندر کہنے لگی کہ بس جانے دو چپ بھی رہو خدا نے جو دیا ہی اوسپر شکر کرو کیونکہ ہم سب اندھون کا حال تم سے نہایت بُرا ہی *

* حاصل *

* خدا کیا نہین رکھتا ہی یہہ تمیز *
* کہ دیوے تمہین جو مناسب ہی چیز *
* رہو اوس سے خوش جو کے دیوے خدا *
* کہ بے صبری ہی ایک بڑی سی خطا *

* ستائیسوین نقل *

ایک دفعہ سب خرگوش اپنی حالت کو سوچ کر بہت دلگیر ہوئے ایک نے کہا دیکھئے ہم لوگ کیا بد نصیب ہیں ہم سب کو خدا نے آدمی اور کتون اور بازون کے حوالے کیا ہی ہمیشہ جان کے اندیشے مین اوقات کٹتی ہی اب صلاح وقت یہی ہی کہ آپ سے آپ ہم لوگ جان دیوین جو کل ہونے والا ہی آج ہی کیون نہو ایسے جینے سے مرنا بہتر ہی جب کہ سب خرگوشون نے اس بات پر اتفاق کیا سب کے سب ملکر اپنے ڈوبانے کے لئے جھیل کی طرف روانہ ہوے جب تالاب کے کنارے پہنچے اونکی آمد کا شور و غل سنکے اور آہٹ پا کے خوف سے بہت سے مینڈک کنارے سے پانی مین کود پڑے تب ایک

ہوشیار خرگوش نے کہا بھائیو جلدی نکر و دیکھو فقط ہم ہی لوگ ایسے کم بخت نہیں کہ سارے جہان سے ڈرا کرتے ہیں غور کرو کہ یہہ مینڈک سب ہم لوگون کی ہیبت سے کہان نہیں جان چرا تے پھرتے ہیں

* حاصل *

* نہین کوئی دنیا مین آتا نظر *
* کہ رکھتا نہین کچھ بھی خوف و خطر *
* خدا کے سوا کون ہی کر تمیز *
* کہ بے فکر و اندیشہ ہو ای عزیز *

* اتھایسوین نقل *

ایک بکری گھر سے باہر ہونے کے وقت اپنے بچے کو کہہ گئی کہ خبردار جب تک مین نہ پھرون دروازہ نکھولنا ادھر بکری باہر چلی اودھر ایک بھیڑیا گھر کے پیچھے سے ایا وہ سن چکا تھا کہ بکری اپنے بچے کو کس طرح سے تاکید کر گئی تھی اس لئے بکری کی آواز بنا کر کے بچے کو باہر سے کہنے لگا کہ بیٹا مین پھر کے آئی ہون دروازہ کھول

وے چونکہ اس مکاری سے بچا آگاہ تھا اوسنے جواب دیا کہ اای مان اپنی داڑھی دکھلا تو دروزا کھول دون

* حاصل *

* فریبو نے مکار کے ای جوان *
* بزور خرد اپنا ہو پاسبان *
* نگہبانی عقل سے میرے یار *
* بچیگا تو آفت سے لیل و نہار *
* کہ ہی عقل سے نیک و بد کی تمیز *
* اگر عقل ہی غور کر ای عزیز *

* انتیسوین نقل *

ایک کتے نے بھیڑی پر اس مضمون کی نالش کی کہ ہین مے کئی پیمانے گیہون کے اسے قرض دئے ہیٔن اوسکو یہہ ادا نہین کرتی اس بات کے گواہ مجھہ سے بھی بزرگت اور شریف ہیٔن یعنے بھیڑیا اورچیل اور گدھ جب اِن تینون نے گواہی دے کے بھیری کا لینا ثابت کیا مقدمہ اس پر فیصل ہوا کہ بھیڑی اپنی پیٹھ کے پشم کو

بھیج کر دین کو ادا کرے

* حاصل *

* لگے جب سے دینے گواہی دروغ *
* عدالت میں سچ کو نہیں ہی فروغ *
* امیرون لے آگے کرے کیا غریب *
* لڑے گر اونہون سے تو ہی بد نصیب *
* جہان ہو طرف داری ای مہربان *
* کہان رحم و انصاف کی بو وہان *

* تیسوین نقل *

ایک سانپ کسی دہقان کے گھر مین جو گھسا تا گہا نی سے ایک لڑکے نے اوسپر پاون رکھہ دیا غصے مین آکر اوس موذی نے پلٹکے اوس بچے کو ایسا کاٹا کہ فوراً امر گیا لڑکے کے باپ کو بڑا رنج ہوا اور سانپ کو دیکھتے ہی غصہ سے بے اختیار ہو کر ایک وار اوسپر کیا وہ خالی گیا اور اوسکے وار کا نشان پتھر پر رہ گیا ایک مدت کے بعد دہقان نے اوس سانپ سے ملاپ کرنے

کا پیغام کیا مگر سانپ نے نہ مانا اور جواب دیا کہ حضرت معاف کیجئے جب تک آپ اپنے لڑکے کے مرنے کو یاد رکھئے گا اور میں علی ھذا القیاس اوس پتھر پر کے نشان کو ہم لوگون میں کبھی دوستی نہین ہونے کی

* حاصل *

* رہے دو دلون مین برائی جہان *
* بھلائی کا پاؤ گے کیونکر نشان *
* اگر دل مین ہو دوستو نکے بدی *
* تو اوس دوستی سے بھلی دشمنی *

* ایکتیسوین نقل *

ایک دفعہ گیدڑ نے گڑ ورڑ کی دعوت کی اور ہر قسم کا شوربا چوڑی چوڑی رکابیون مین بھر دیا گیدڑ نے چاٹ چاٹ کے کھانا شروع کیا اور مہمان کو کہا حضرت آپ بھی نوش جان فرمائیے تکلف نہ کیجئے گڑ ورڑ نے دریافت کیا کہ گیدڑ نے اوسکے ساتھ اچھی ہنسی کی مگر کچھ بولا نہین رخصت کے وقت گیدڑ سے کہا کہ کل بندے

نے کے گھر میں آپ کی دعوت ہی آپ کو تکلیف کرنا
ہوگا گیدڑ نے بہت سے بہانے کیئے مگر گوتور کے آگے
کوئی حیلہ چل نہ سکا آخر مجبور ہو کر دعوت قبول کی
گوتور نے موسم کی ساری مزہ دار چیزیں دسترخوان پر
منگوائیں مگر چونکہ لنبی لنبی گردن کے باسنوں میں خاصہ
چنا گیا تھا گیدڑ اوس میں کھا نہیں سکتا تھا گوتور نے
چونچ ڈال ڈال کر خوب کھانا شروع کیا اور گیدڑ کو
کہا حضرت تناول فرمائیے کچھ تکلف نہ کیجئے گیدڑ سمجھا
کہ میری ہنسی کا اسنے بدلا لیا خاموش ہو رہا اور دل میں یہ
کہتا ہوا وہاں سے بھاگا کہ میں نے جیسا کیا ویسا پایا

* حاصل *

* تمسخر اور دمبازی جو کوئی *
* جب آتا ہی دم میں کسی کے کبھی *
* بہت سا پشیمان ہوتا ہی وہ *
* وہی کاٹتا ہی جو بوتا ہی وہ *

* بتیسوین نقل *

ایک گیدڑ کسی بت تراش کی دوکان مین گیا اور ادھر اودھر کی چیزونکو پسند کرنے لگا اتفاقاً ایک بہت خوبصورت بت پراوسکی نظر جا پڑی اوسے بغور دیکھہ کر کہنے لگا کہ تو بڑے ہنرمند کا بنایا ہوا ہی اور بہت حسن رکھتا ہی مگر صد افسوس کہ تو محض بیمغز ہی

* حاصل *

* نہ سمجھو کہ سارے حسین اور شکیل *
* خردمند و لایق ہون اور ہون عقیل *
* کسی کے نہ جا ظاہر حال پر *
* کہ باطن کی اوسکے نہین کچھہ خبر *

* تینتیسوین نقل *

ایک کوا اپنے کو خوبصورت بنانے کے لئیے آور آور چڑیون کے طرح طرح کے خوش رنگ پرون سے نہایت اراستہ و پیراستہ ہوا اوسکو ایسا رنگیلا دیکھہ کر اور پرندونکو رشک پیدا ہوا مگر جب عقدہ کہلگیا سبھون نے کوے کے پر و بال مین سے اپنے اپنے

پر نکال لئے جب اوسکی صورت اصلی دیکھائی دی
اوسکے بھائی بندون نے خوب ہی اوسکے موزے لیے

* غریبی کی حالت مین ای نکتہ رس *
* کریگا امارت کی جو کوئی ہوس *
* اسے یاد رکھہ ہم سے ای باشعور *
* کہ ہویگا ایک دن وہ رسوا ضرور *

* چونتیسوین نقل *

ایک دفعہ چینوٹی اور مکھی مین مناظرہ ہوا مکھی کہنے لگی کہ دنیا مین کونسی مجلس عیش ونشاط کی ہوتی ہی کہ جس مین ہم شریک نہین ہوتے سارے بتخانے اور عالیشان عمارتین میرے لیئے کھلی رہتی ہیئن بتون کے اگے کا خاصہ ہم چکھتے ہیئن اور شاہزادون کی دعوت کھاتے ہیئن اور لطف یہہ ہی کہ بغیر خرچ اور دردسر کے یہہ سب چیزین ہم کو میسر ہوتی ہیئن کبھی بادشاہون کے تاج پر پانو رکھہ دیتے ہیئن اور کبھی نازنیون کے لب سے لب ملاتے ہیئن بھلا تیری کیا حقیقت ہی کہ میرے آگے

اپنی بزرگی جتاتی ہی چیونٹی نے جواب دیا کہ چپ رہ اور فضول بیہودہ نکہ تجھے کیا معلوم نہین کہ مہمان اور بن بلائے مین کتنا فرق ہی اور تیری صحبت کو لوگ ایسا پسند کرتے ہین کہ جہان تجھے پاتے ہین مار ڈالتے ہین تجھسے کسی کو کچھ حاصل نہین یہانتک کہ جس چیز کو تو چھوتی ہی اوسمین پلو پڑجاتے ہین اور خوبصورتونکے منہہ چومنے پر ناز مت کر گھوڑے پر کے فایدے کے سوا تیرے منہہ سے کیا نکلتا ہی جسکو معشوق سب اور لطیف طبع لوگ پسند کرین اور میرا حال یہہ ہی کہ بندی جو خود پیدا کرتی ہی اوسی کو کھاتی ہی اور لوٹ اور تاراج سے علاقہ نہین رکھتی اور گرمیون کے دن مین خوب ذخیرہ کرتی ہون تاکہ جاڑون مین چین سے اوقات بسر ہوا ور تیری زندگی اسکے برعکس کٹتی ہی کہ چھہ مہینے اٹھائی گیرون کی طرح ادہر اودھر سے لوٹ پاٹ کے کھاتی ہی اور باقی چھہ مہینے فاقہ کرتی ہی

* فاضل *

* نہین تھوڑے سے فایدون مین مگر *
* کبھی لذت زندگی اے بسر *
* جسے اپنا آرام درکار ہی *
* مصیبت کے دن سے خبردار ہی *
* کوئی حال انسان کا اے ہم نشین *
* توسط کی حالت سے بہتر نہین *

* پینتیسوین نقل *

ایک برا سا نرہ کہین چرتا تھا ایک مینڈک اوسے دیکھکر اپنے لڑکے بالونکو چلا کے کہنے لگا کہ دیکھو کیا برا جانور ہی مگر اب میری طرف خیال کرو کہ مین اوس سے زیادہ لنبا چوڑا ہوسکتا ہون یہہ کہکر اپنے کو پھلانا شروع کیا یہان تک کہ پیٹ پھٹ کر مر گیا

حاصل

* جو چھوٹے بڑون کو نہین مانتے *
* بہت آپ کو ہیں برا جانتے *
* بسر ایسی خرابی مین پڑتے ہیں وہ *

* کہ غار ہلاکت میں سرتے ہیں وہ *

* چھتیسوین نقل *

کسی گدہے کے پانوین کانٹا جو چبھہ گیا اور جراح اوسکو میسر نہوا لاچار ایک بھیڑئے سے اوسنے رجوع کی بھیڑئے نے اپنے دانتون سے کانٹے کو نکال دیا اور دل مین حرص کے دانتون کو اوس پر تیز کیا گدھا چونکہ ایسا گدھا نہین تھا کہ بھیڑئے کے فریب کو اپنے حق مین بہتر جانتا اور اسکے دلی ارادے کو نہین سمجھتا اوسنے اوسکے کان کے نیچے ایک لات ایسے زور سے لگائی کہ بھیڑیا بیتہہ ہی تو گیا

* حاصل *

* جو نا اشنا اور ہیں بے وفا *
* کوئی اونکا ہوتا نہین اشنا *
* جو ہین دشمن خلق ای نیک نام *
* او نہین دشمنون ہی سے پرتا ہی کام *
* جو چاہے کہ ہو دوست اوسکا جہان *

بھلائی کرے سبکے ساتھہ ای جوان

سینتیسوین نقل

ایک شخص جہاز پر سوار ہوا چونکہ سمندر کا سفر اوسنے کبھی نہین کیا تھا جب طوفان آیا اور جہاز سے چر کے اوپر چڑھہ کے ٹکر کھائی اور دن کو بڑی دہشت ہوئی اور اپنی زندگی سے لوگ مایوس ہوے مگر اوس آدمی سے شکر بھیجا اور کہا الحمد للہ کہ ہم کنارے پر پہنچے

حاصل

یہہ ہی خاصۂ ادمی ای عزیز
وہی جانتا ہی جو ہی با تمیز
کہ جس چیز سے پاتے ہیں ہم گزند
سمجھتے ہیں اوسکو بہت سودمند
جسے نیک و بد کی نہین کچھہ تمیز
ہلاکت ہی ایکدن اوسے ای عزیز
اگر اپنے آرام پر ہی نظر

* بھلے اور برے مین بہت سوچ کر *

* ارتیسوین نقال *

ایک موٹا تازا گھوڑا زیورون سے لدا ہوا چلا جاتا تھا راہ مین اوسنے ایک غریب بیکس گدہے کو دیکھا کہ بوجھہ لئے چلا جاتا ہی اوسے ڈپٹ کے کہنے لگا کہ کیون بے گدہے تو سمجھے پچھا نتا نہین کہ مین کون ہون اور کس شخص کی سواری کا گھوڑا ہون تجھے معلوم نہین کہ جب میرا آقا مجھہ پر سوار ہوتا ہی میری پیٹھہ پر ساری سلطنت کا بوجھہ رکھا رہتا ہی میری راہ سے ہٹ جا نہین تو تجھکو خاک مین روند ڈالونگا یہہ سنکر بیچارے گدہے نے مارے ڈر کے راستا چھوڑ دیا اور دل مین کہنے لگا کہ اگر میرے دن ایسے پھرتے کہ جیسے اس نصیب ور کے ہین تو کتنا شکر مین کرتا غرض ایک مدت تک وہ بیچارا گدہا اپنی بیکسی کے حال پر افسوس کرتا تھا کہ اتفاقاً ایک روز اوسی گھوڑے سے پھر ملاقات ہوئی مگر اوسکی صورت کچھہ اور ہی ہو گئی تھی نہ وہ شان

باقی رہی تھی نہ وہ شوکت نہ وہ سونی کی ہیکل نہ وہ کارچوبی
چارجاما بلکہ اوسکے بدلے زولیدہ حال اور گرد آلودہ
ایک مہتر کی گاڑی میں جوتا ہوا آہستہ آہستہ اپنے کو
گھسیٹتا ہوا چلا جاتا تھا جب گدہے نے اوسکے حال میں
آگے سے اتنا فرق پایا اوسنے پوچھا کیون جی یہہ کیا ہوا
کیا اوس مثل کی دلیل تم ہی ہوے کبھی گاڑی ناو پر اور
کبھی ناو گاڑی پر گھوڑے نے جواب دیا کہ جب تو نے
مجھے دیکھا تھا میں امیر الامرا کی سواری کے خاصون میں تھا
مگر چونکہ لڑائیون میں بہت زخمی اور بیکار ہو لیا اس
سبب سے میرا یہہ حال ہوا اور گردش روزگار سے
یہہ کچھ تعجب کی بات نہین گاہے چنان گاہے چنین

* حاصل *

* جو چیزین کہ ظاہر مین ہیںٔ خوش نما *
* بھڑک اور چمک اونکی ہی دلربا *
* فرومایہ اور بے وقوفونکی پاس *
* بہت قدر رہی اونکی ای حق شناس *

* سوا اسکی جو لوگ ہیں بیخرد *
* کبھی وہ سمجھتی نہین نیک و بد *
* توسط کے لوگون کو وہ ہرزہ کار *
* بہت جانتے ہیں حقیر اور خوار *
* سمجھتے نہین اسکو وہ بوالہوس *
* کہ ارام و راحت اسیمین ہی بس *
* جسے عافیت اپنی منظور ہو *
* توسط مین رہنے دے وہ اپکو *

* انچاسیوین نقل *

کسی نیول نے ایک دفعہ چمگادڑ کو پکڑا اوس نے ہزارون منت سے اپنے جان بخشی چاہی مگر نیول نے کچھہ نہ سنا اور کہا کہ مین چڑیا کو ہرگز نہین چھوڑتا اس بات کی سمجھکو فہم ہی چمگادڑ نے سوچ کر فوراً جواب دیا کہ ای صاحب مین تو چوہا ہون میری ہئیت تو دیکھو چڑیون سے بھلا مجھے کیا نسبت یہہ سنکر نیول نے اوسے چھوڑ دیا کچھہ دنون کے بعد پھر ایسا اتفاق ہوا

کہ اوسی چمگادڑ کو کسی دوسرے نیول نے پکڑا اور
پھر اوس چمگادڑ کو اپنی رہائی کی فکر پڑی بیچاری نے اوس
نیول سے بہت سی منت اور عاجزی کی نیول نے کہا کہ
مین چوہے کو ہرگز نہین چھوڑتا چمگادڑ نے جھٹ سے عرض
کیا کہ حضرت واہ واہ آپ نے کیا مجھے چوہا سمجھا مین تو چڑیا
ہون میرے پرونکو ملاحظہ فرمائیے غرض اسی طرح کی
فقرہ بازی سے چمگادڑ نے دو دفعہ اپنی جان بچائی

* حاصل *

* حواس آدمی کے رہین گر درست *
* تو ہوسکتا ہی سارے کامون مین چست *
* بلا کیسی ہی سخت ہو اور عظیم *
* وہ ٹالے گا ہی جسکو فکر سلیم *
* خطا ہووے اوسان اگر وقت پر *
* تو رستم سے بھی چھوٹ جاوی سپر *
* نہ بن آئے جو کام شمشیر سے *
* وہ بن جاتا ہی فکر و تدبیر سے *

* بلا مین پڑے جب کوئی ہوشیار *
* نہین چوکتا فکر سے زینہار *

* چالیسوین نقل *

ایک دفعہ پرندون اور چرندون مین بڑی گھمسان لڑائی ہونے لگی اور دونون طرف کے مردانہ حملون سے کسی کی فتح اور شکست کا حال معلوم نہین ہوتا تھا اِس وسواس کے جال مین چمگادڑ سب سے کنارے تھی جب دیکھا کہ چرند سب میدان مین غالب رہے اونکی طرف جاملی مگر بعد چند روز کے چڑیون نے جمعیت کرکے حملہ کیا اور چرندون کو شکست دی اوس وقت چمگادڑ اونہین چھوڑکر چڑیون مین جا گھسی لیکن یہان اِس بھگوڑی کی پوری خرابی ہوئی کہ چڑیون نے پروبال نوچکر لنڈورا بناکر اپنے فرقے سے نکال دیا اور حکم ناطق ہوا کہ وہ بجز ایام رات کے سوا ہرگز اپنے گھر سے باہر نہ نکلے

* حاصل *

* جسے راستی اور صفائی نہین *

* کوئی دوست اوسکا نہین بالیقین *
* شخص ایسے بیہودہ وذکا زینہار *
* نہین ہی کہین قابل اعتبار *
* جسے اعتماد اپنا منظور ہو *
* نہ آنے دے پاس اپنے وہ جھوٹھے کو *

* ایک چالیسوین نقل *

ایک بھیڑیا اپنے کھانے پینے کا بہت سا سامان جمع کر کے اپنے ماند سے باہر ہرگز نہ نکلتا اور اسی اندیشے مین بیٹھا رہتا کہ اگر مین شکار کو جاؤن اور مکان کو خالی پاکر کوئی حریف آن کر یہہ سب چکھہ جاے تو میری ساری عمر کا سرمایہ مفت مین غارت ہو ایک گیدڑ نے بھیڑئے کے یہہ اطوار دیکھکر سمجھا کہ اس مین کچھہ راز ہی اسے دریافت کیا چاہئے دل مین یہہ سوچ کر ماند کے پاس گیا اور بھیڑئے کو تسلیم کر کے کہنے لگا بندگی حضرت حضور جو مدت سے شکار کو تشریف نہین لیجاتے اسکا سبب ارشاد ہو تو خیرخواہ کے جی کو تسلی ہووے

بھیڑئے نے جواب دیا کہ بھائی میری طبیعت اکثر ناساز رہتی ہی اس جہت سے باہر نہین نکلتا تم دعا کرو کہ جلد شفا پاؤن گیدڑ نے دیکھا کہ یہہ بات بن نہ آئی کہ اوسکا نقرہ خالی گیا اوس نے جاکر ایک گرگ رئے سے کہا کہ فلانی جگاہہ ایک بھڑیا رہتا ہی اوسے جاکر مار ڈالو اوس کے پتے پر گرگ رئے نے بھیڑئے کو پایا اور مار ڈالا یہہ سانحہ جب ہو چکا گیدڑ جہت پٹ اوس ماند مین جا گھسا اور مقتول کی جگاہہ پر قایم مقام ہوا مگر اوسکی چاندنی چار ہی دن کی تھی کیونکہ کئے دن کے بعد وہ گرگ ریاجو اوس راہ سے گذرا اور گیدڑ کو دیکھا فوراً اوسکو بھی وہیں ٹھنڈا کر دیا*

* حاصل *

* کسی سے نکر تو دغاو فریب *
* کہ دیتا نہین ہی کسی کو یہہ زیب *
* دغاباز ہیں جو کہ اور حیلہ گر *
* او نہین بھی پہنچا ہی ایکدن ضرر *

* وہ کردار سے اپنے پچھتاتے ہیں *
* کہ بدلی دغا کے دغا پاتے ہیں *
* اگر چاہتا ہی کہ ہو شادمان *
* نصیحت میری یاد رکھہ ایجوان *
* وفاصت کرا پنے لگانے کے ساتھہ *
* کہ ماتا ہی اسکا عوض ہاتھون ہاتھہ *

* بیالیسوین نقل *

ایک ہرن کسی صاف نہر مین پانی پیتا تھا اوس آب زلال مین اپنے سائے کو دیکھکر بہت افسوس سے کہنے لگا کہ اگر میرے یہہ دبلے دبلے پانو اعین خوب صورت شاخ دار سر کی مانند ہوتے تو مین اپنے دشمنون کو کچھہ چیز نہین جانتا وہ ہرن اپنے دل مین یہہ کہہ رہا تھا کہ ایک دفعہ شکاری کتون کا بھونکنا اسطرح اوسکے کان تک پہنچا کہ ہرن پر ثابت ہوا کہ اسی کی طرف وہ چلے آتے ہیں ایک لمحے کے بعد کتے بھی نظر آئے اور ہرن بھی چوکڑی بھرتا ہوا سامنے کے میدان کو طے

کر کے جنگل کی طرف چلا اور کتون کو کہین کا کہین پیچھے
چھوڑا مگر جو ہیں جنگل مین گھسا اور چاہا کہ ایک جھوڑی
کے اندر سے نکل جاوے کہ اوسکے سینگہ کانتون مین
اولجھہ گئے اور ایسے بے طور پھنسے کہ چھوڑا نہ سکا
اس عرصے مین کتون نے پہنچکر اوسکو شکار
کیا دم واپسین ہرن یہ کہنے لگا کہ افسوس دوستون
کو مینے دشمن سمجھا اور دشمنون کو دوست مین اپنی
شاخون پر خود فریفتہ ہوا تھا مگر اِنہین نے مجھے بلا مین
گرفتار کیا اور اپنے پانو کی طرف حقارت سے دیکھا کرتا
تھا سو اونکے سبب سے مین سارا میدان طی
کر آیا اگر اونہین پر بھروسا کرتا تو اس وقت کتنی دور
نکل جاتا ٭

٭ حاصل ٭

٭ غریب اور عاجز تیرا دوست اگر ٭
٭ تیرے کام آئے بُرے وقت پر ٭
٭ وہ بہتر ہی اوس یار سے ای پسر ٭

* جو خود کام ہی گرچہ ہو مالور *

* او تہا ایسے کی دوستی سے تو ہاتھ *

* مصیبت میں جو چھوڑ دے تیرا ساتھ *

* تینتالیسوین نقل *

ایک سانپ نے کسی صورت سے لوہار کی دوکان مین گھسکر ایک ریتی کو ایسا چاٹنا شروع کیا کہ اپنی زبان کو لہو لہان کر ڈالا جب اوس موذی نے خون کو دیکھا یہہ سمجھہ کر خوش ہوا کہ مینے ریتی کا خون پیا اس تصور مین زیادہ زور سے ریتی کو چاٹنے لگا یہان تک کہ مارے درد کے بیتاب ہو گیا تب وہ ریتی کو دانت سے کاٹنے لگا مگر اوسی کے سب دانت ایک ایک کر کے توٹ گئے اخر جب کہ قریب الہلاکت ہوا لاچار ہو کر اوسکو ریتی سے ہاتھہ اوٹھانا ہوا *

* حاصل *

* لڑائی سے پہلے ہی تجھکو ضرور *

* کہ معلوم کر اپنے دشمن کا زور *

* برابر ہو لڑتا ب و طاقت ہین تو *
* تو لڑنے ہین اوس سے نہ ہٹنا کبھو *
* اگر اوسکی سہی تجھکو طاقت نہین *
* تو ہرگز نہ چھیڑ اوسکو ای ہم نشین *

* چوالیسوین نقل *

بھیڑ اور بھیڑیون ہین ایک دفعہ لڑائی ہوئی جب تک کہ کتون نے بھیڑ کا ساتھہ دیا بھیڑ ین بھیڑیون پر غالب رہین جبکہ اون موذیون نے یہ دیکھا اونہون نے دام فریب کو بچھا کر بیچاری سیدھی بھیڑون کے پاس ایلچی بھیجکر صلح کی درخواست کی اور کہلا بھیجا کہ اب اس جنگ و جدال سے ہاتھہ اوٹھایا چاہئے اور جب تک کہ دونون طرف سے صلح کے مراتب طی ہون رسم و دستور کے موافق تمھارے کتے ہمارے کنے اور ہمارے بچے تمھارے یہان اُول رکھے جاوین اس بات کو بیچاری سادہ لوح بھیڑون نے منظور کر کے اپنے کتے وہان بھیج دیے اور بھیڑیون کے بچے اپنے یہان منگوا لئے صلح نامہ

ہنوز لکھا بھی نہین گیا تھا کہ بھیڑیون کے بچون نے اپنے ماں باپ کی جدائی کے سبب سے چلانا اور غل مچانا شروع کیا اس بات سے آزردہ ہوکر اونکے ماں باپ نے شور کیا کہ دیکھو دیکھو بھیڑون نے دغا کی اور ہمارے بچون کو ستایا یہہ کہتے ہوئے سب کے سب اون شامت زدہ بھیڑون پر آگرے چونکہ اِس دفعہ کُتے ادھر کی طرف نہ تھے جو اونکا مقابلہ کرتے اون جفا کارون نے جس طرح چاہا غریب لاچار بھیڑون کو زیر و زبر کیا اور اون نادانون نے کہ دور اندیشی کی راہ کو چھوڑ کر اپنے کو بیدست وپا کر ڈالا تھا اپنی نادانی کی خوب ہی سزا پائی *

* حاصل *

* کرے صلح کا قصد موذی سے جو *
* وہ آفت مین ہی ڈالتا آپ کو *
* نہ دے اپنا ہتیار موذی کو تو *
* کہ بیدست وپا ہو *

* خدا نے کیا ہم سے جسکو جدا *
* کہاں رہیں ہو اوس سے ای باوفا *
* جو باطن مین رکھتا ہو بغض و عناد *
* نکر صلح پر اوسکی تو اعتماد *

* پینتالیسوین نقل *

ایک بڑھی نے جنگل سے یہہ درخواست کی کہ مجھے فقط اتنی لکڑی عنایت ہو کہ اپنے بسولے کا دستہ بناؤن جنگل نے اس درخواست کو چھوٹی سی بات اور ناچیز جان کر دستہ بنانے کے موافق لکڑی اوسے دی مگر جب درختون نے دیکھا کہ اوسی دستے کی مدد سے سارا جنگل کٹا جاتا ہی اونہون نے کہا کہ اب اسکا علاج نہین کیونکہ اپنی حماقت سے ہم اس بلا مین گرفتار ہوئے *

* حاصل *

* اگر اپنی نادانیون سے کبھی *
* مصیبت پڑتا ہی نادان کوئی *
* ... ن کا پہنتا ہی تاج *

* کہ اپنے کئے کا نہین کچھ علاج *
* ہر ایک کام مین جو کہ ہی ہوشیار *
* سمجھتا ہی پہلے ہی پایان کار *
* سمجھ تو کہ بے راہ جو جائیگا *
* وہ ہر کام پر تھو کرین کھائیگا *

* چھیالیسوین نقل *

کسی زمانے مین جسم کے سارے عضو پیت سے لڑ پڑے اور اون سرکشونکے سردار ہاتھہ اور پانوتھے وہ کہنے لگے کہ یہہ برا ظلم ہی کہ ہم سب شب و روز پیت کی غلامی کیا کرین اور اسی کے کھلائے اور پلائے اور آسودہ رکھنے مین اوقات بسر کرین اور یہہ نابکار کچھہ بھی کام نکرے اور کھاپی کے نوابون کی طرح پڑا رہے اور ہم سب ہر وقت اسی کی فرمان برداری کرین بلکہ دعوتون اور ضیافتون مین اسکو لئے لئے پھرین علاوہ اسکے یہہ عجب نا انصافی ہی کہ جب یہہ حضرت بیمار ہوتے ... ہم سب بھی اونکے ساتھہ قید ... بستر ...

اور اوس حالت مین بھی انکی فرمایشین بجا لاتے ہین
اور انکے رنج و درد کو خواہی نخواہی اپس مین بانت لیتے
ہین اور ہمیشہ یہہ میان صاحب کچھ نہ کچھ گڑبڑی آپ ہی
پیدا کیا کرتے ہین یہہ بڑے تعجب کی بات ہی کہ ہاتھہ پانو
خواہ مخواہ انکے رنج و مصیبت کے شریک ہون حاصل کلام
ہاتھہ پانو نے کہا کہ اب ہم لوگون کو یہہ تابعداری اور
جان فشانی منظور نہین آیندہ کے لئے میان پیٹ اپنے حق
مین جو مناسب جانین وہ کرین اسکے بعد منہہ نے کہا کہ مجے
اجازت ہاتھہ کی اپنی راہ سے کسی چیز کو پیٹ کی
طرف گذرنے نہین دینگے اور دانتون نے جواب صاف دیا
کہ ہمارا کام چکی کا ہی جب تک کے ہاتھہ ہم تک کچھ
نہین پہنچاوینگا ہم اپنے کو پیس کر پیٹ کو نہین کھلاوینگے غرض
اسی طرح سب عضو نے باہم ہو کر پیٹ کے جلانے کی
ترکیبین کین مگر بعد چند روز کے سبھون نے دیکھا کہ
سب کے حسن اور قوت مین کچھ کچھ خلل واقع ہونے لگا
[illegible] ... کم ہو لیا اور چستی اور چالاکی جا[illegible]

پانوون کو کھڑے ہونے کی طاقت باقی نہ رہی جب سارے
اعضا پر اس ناتوانی کا سبب ظاہر ہوا تب اپنی حماقت
اور خرد ماغی پر نفرین بھیج کر اونہون نے چاہا کہ بدستور
سابق اپنی اپنی خدمت مین سرگرم ہون مگر بن نہ پڑی
اس لئے کہ اوس وقت تک پیٹ کو بھوک اور پیاس
کے سبب سے ایسا صدمۂ عظیم پہنچ چکا تھا کہ ہاتھ اور
پانون کی مدد سے کچھ فایدہ نہوا سب کا قصہ ایکبارگی
یکسان ہو گیا

حاصل

* نہین اِسمین ای دوست کچھ ریب وشک *
* ہی آبادئی ملک اوس دم تلک *
* کہ ہر قوم کے لوگ ای نامدار *
* رہین اپنے پیشے مین سرگرم کار *
* مگر جب کسی مملکت مین کوئی *
* تکبر سے کرتا ہی گردن کشی *
* وس ملک مین ہی خلل ڈالتا *

* خبر اپنی اوسکو نہین مطلقا *
* کہ اوسکی خرابی بھی ہی اسکے ساتھ *
* جلا وہ دیا آگ مین جسنے ہاتھ *

* سینتالیسوین نقل *

ایک چڑیا کسی تیار کھیت مین جا کر اپنے بچے رکھتی تھی اور جب دانا چگنے کے لئے گھوسلے سے نکل جایا کرتی بچون کو کہہ جاتی کہ جو کچھ دیکھنا سننا مجھسے کہہ دینا ایک روز جب وہ پھر کے آئی بچون نے کہا کہ کھیت والا آج اسطرف آیا تھا اور کھیت کاتنے کے لئے تو لیے محلے والون کو بلا گیاہی یہ سنکر چڑیا نے کہا خیر کچھ اندیشہ نہین ہی دوسرے روز بچون نے اپنی مان سے کہا کہ آج پھر وہ آنکر اپنے دوستون کو کھیت کاتنے کے لئے تاکید کر گیاہی چڑیا بولی کہ ای بچو درومت ابھی کچھ خوف نہین ہی جب کہ تیسرے روز اون بچون نے کہا کہ اماجان کھیت والا اپنے بیتے کو کل صبح کے وقت لئے اویگا اور آپ کھیت کو کاتیگا

تب وہ بولی کہ اب اپنا بھی کچھ ٹھکانا رہنے سہنے کا کر چاہئے کیونکہ جب تلک پڑوسیون اور دوستون کی مدد پہ کھیت کا کاٹنا موقوف تھا تب تلک کچھ اندیشہ نہ تھا مگر جب مالک اپنا کام آپ کرنے کو مستعد ہوا ہی تو بے شک وہ کام ہو گا

* حاصل *

* جو چاہے کہ ہوا پنا انجام کار *
* نہ چھوڑے کسی اور پر زینہار *
* اگر چاہے لے اور سے اپنا کام *
* نگہبان ہو آپ اوسکا ای نیک نام *

* ارتالیسوین نقل *

ایک شیر بہت بیمار ہوا جنگل کے سب جانور اوسکی عیادت کو آئے مگر گیدڑ نہ آیا شیر نے اوسکو شقّہ بھیج کر اپنی بیماری کے حال سے اگاہ کیا اور اشتیاق ملاقات ظاہر کیا اسکے جواب مین گیدڑ نے عرضی کی اوس عرضی مین شیر کی صحت کے لئے خدا سے دعا مانگی مگر

اپنے حاضر ہونے کے باب مین کچھ عذر کیا اور کہا کہ خانزاد
کو اس بات سے بہت تعجب ہی کہ اکثر رعیتون کے
پانو کا نشان حضور کی دولت سرا کے اندر ہی جانے پر
دلالت کرتا ہی مگر کسی نقش پا کا رخ باہر کی طرف نہین
معلوم ہوتا اس لئے غلام دور ہی سے دعا کیا کرتا ہی

* حاصل

* یہہ ہشیار کو چاہئی ہی ضرور *
* کہ اپنے کو رکھے وہ دشمن سے دور *
* تو رہ ایسا ہشیار اے ہم نفس *
* کہ دشمن کا تجھہ پر نہو دسترس *
* نصیحت میری سن لے ای نیک خو *
* کہ دشمن کے دم مین نہ آنا کبھو *

* انچاسوین نقل *

ایک بنیلا سوٗر کہین پانی مین پڑا لوٹتا رہتا تھا ایک گھوڑے
نے وہان اگر پانی پینے کا ارادہ کیا اس بات پر دونون مین
نزاع ہوئی گھوڑا کسی آدمی کے پاس گیا ٭

بدلا لینے کے ارادے سے اوسکو اپنا شریک کیا وہ شخص
پانچوں ہتیار سے درست ہو کر گھوڑے پر سوار ہوا
اور سور کو مار کر گھوڑے کو بہت خوش کیا مگر جب
گھوڑے نے شکر گذاری کرکے ارادہ جنگل کا کیا اوس
مرد نے روکا اور کہا کہ بھائی شاید اگر ہمین بھی کہین ایسی
ضرورت ہو تو ہم تمہین کہان دھونڈتے پھرینگے آپ اصطبل
مین رہئے اور بخوبی دانا گھاس کھائیے تب گھوڑے نے
معلوم کیا کہ اوسکی ازادگی گئی اور مخلصی مشکل نظر آنے لگی
اوس نے بدلا کیا لیا اپنا ہی حال مبدّل کر دیا

❋ ماحصل ❋

❋ بہت لوگ ایسے بھی ہیں بے شعور ❋
❋ کہ تھوڑی سی آفت کے کرنے کو دور ❋
❋ بڑی آفتین کرتے ہیں اختیار ❋
❋ سمجھتے نہین اوسکا پایان کار ❋
❋ نصیحت میری سن لے ای نیک خو ❋
بڑی آفتون سے بچا آپکو

* اور ایسے بھی ہین لوگ جو پای نام *
* کہ پاداش لینے کو اور انتقام *
* وہ سب زندگی اپنی ای مہربان *
* مصیبت مین ہین کاٹتے بے گمان *
* ذری سی خوشی کے لئے یار تو *
* بڑی ناخوشی مین نہ پڑنا کبھو *

پچاسوین نقل

دو لڑکے کسی قصاب کی دوکان مین گئے ایک نے ایک ٹکڑا گوشت کا چورا کر دوسرے کے حوالے کیا تھوڑی دیر کے بعد قصاب نے دیکھا کہ گوشت کا ایک ٹکڑا غایب ہی اوسنے دونون کو چوری لگائی. جسنے چورایا تھا اسنے لاکھون قسمین کھائین کہ میرے پاس نہین ہی اور جسکے پاس گوشت تھا اوسنے سوگند کھائی کہ مین نے نہین چورایا قصاب نے کہا کہ ایسی حیلہ سازیون سے انسان کو البتہ فریب دو گے اور آدمی کی انکھون مین مگر اوس کی آنکھ "

بیٹھا ہوا تمہارا تماشا دیکھ رہا ہی

* حاصل *

* یہہ حاصل ہی اس نقل کا ای پسر *
* کہ بالفرض مکاریون سے اگر *
* نہ معلوم ہو تیرا سب مکر و زور *
* خدا کو تو ہی علم اوسکا ضرور *
* اگر خوف عقبے کا رکھتا ہی تو *
* نصیحت میری بھولنا مت کبھو *
* نہ وہ کام کر خلق مین زینہار *
* کہ ہو جسمین خالق سے تو شرمسار *

* خاتمہ کتاب *

* قطعہ *

* شکر للہ کہ ہو چکا مطبوع *
* نسخۂ نغز جو ہرا خالق *
* چاہئے اسکو نیز تیشۂ فکر *
* ہے یہ کان گوہر ا خالق *

* سمجھے وہ اسکو جسکے ہاتھ میں ہو *
* تیغ تسخیر کشور اخلاق *
* ہمنے کھولا ہی عاقلوں کے لیے *
* در گنجینۂ زر اخلاق *
* جسکو تہذیب نفس ہی درکار *
* ہی وہ جو پائے زیور اخلاق *
* مے معنی سے ہوگا وہ سرخوش *
* جو پئے گا یہہ ساغر اخلاق *
* ہمنے دکھلایا آنکھ والونکو *
* جلوۂ مہر انور اخلاق *
* ہو مفید جہانیان یہہ کتاب *
* رہے جب تک کہ دفتر اخلاق *

whose sound is harmony in our own ears but discord in those of other people.

Mr. H. W. Torrens, M. A. Vice President and Secretary to the Asiatic Society of Bengal, thus flatters the translator in a note to a friend: "I am interested in him, as being a very able and excellent Persian scholar, and a writer of one of the purest specimens of Oordoo which I have seen." &c. &c.

Captain St. George Showers, Superintendent of the education of His Highness the Nawab Nazim of Bengal, says, in his critique of a translation into Oordoo of Bishop Sherlock's sermon "on Natural Religion," performed by me: "The specimen before me evinces a proficiency which can be turned to good account; and I strongly advise you to pursue your intention of translating into Oordoo, Mr. J. C. Marshman's History of India, as I have no doubt of your being able to do it well."

Mr. Felix Vaughan Seddon, formerly Regius Professor of Oriental languages in King's College, London, says:

"Mr. James Corcoran has such a practical command of Urdú as to amount to mastery. He speaks this language with ease, fluency and elegance. His versions from English, as well as original compositions in Urdú, are beautiful."

Major J. W. J. Ouseley, in returning my translation of Mr. Marshman's History of Bengal into Urdú which I had submitted for his opinion, says: "I have looked over the best part of your translation and can find no fault with it. I dare say it will be found useful."

The learned Mufti of the Sudder Adalats, Fort William, the far-famed Principal of the Government Mahomedan Madressa, the five first Arabic Professors of the same Institution, the Cazee of the city of Calcutta, and the Mufti Adalat of the twenty-four Pergunnahs, all join in the following: "Mr. Corcoran's knowledge of the Urdú language, is such, as very few Englishmen can equal; [illegible] ong natives there are not many who speak it with [illegible] acquainted also with Persi[illegible] to stand in [illegible]

I beg the reader to put down the to account of my "Guide, Philosopher and Friend," Shah Oolfat Hussein Moosavee, any remarkably excellent form of expression that he may find in this book. The palm of prose and poetical writing in Persian and Urdú has been given to that gentleman, even in this critical age of Oriental learning; and as he looked over my compositions before they were sent to the Press, many of their beauties are attributable to his emendations. The proof-sheets have been also corrected by him. But if any solecisms in the translation be detected, the blame must be placed, where it should be, upon my shoulders. I hope, however, that the critic will do it gently; for the present is my first attempt at walking in this path of literature, and being just out of scholastic leading-strings, it is but natural that I should stumble at a difficulty lying in my way.

As some excuse is required for the appearance of the work so long after announcement, I beg to plead severe illness as the cause of delay. While I continued indisposed, the muse, though often courted, did not deign to assist me: a pale, toast and water patient, is doubtless her horror: she seems to reserve her smiles for those, the bloom of whose cheek has not been blanched by illness.

I am extremely gratified in being able to make a public acknowledgment of the liberal patronage of the Asiatic Society of Bengal and of the College of Fort William; which has in great measure contributed to the work being laid before the public.

Part 1st of the translation, comprising fifty fables, is now printed; and I intend publishing, next year, Parts 2nd and 3rd, provided I am encouraged to proceed in my undertaking.

By the advice of those whose suggestions are considered by me as commands, and in order that the public may know how far this translation may be relied upon, I have appended a few extracts from certificates given to me for Oriental acquirements, by scholars at the very head of the first class.

I hope that the fastidious will not deem this egotism—for this is my *debut*: the public and I are not intimate: and, be[illegible]

[illegible] placed in the peculiar si[illegible]

[illegible] allowable to te[illegible]

PREFACE.

The Grecian Fabulist has for some years been before the public in a Hindústání dress; and some explanation may therefore be deemed necessary as an apology for the present repetition. I presume not to say that the translation now offered is better than the one we have: this the public must decide. I may, however, exhibit those pretensions to their patronage which I imagine to be mine; and, this done, I will patiently await their judgment.

In the present version I have endeavoured, first, to render the *Urdú* more colloquial and spirited than it is in the old translation; and secondly, the *moral* of each fable has been attempted in poetry, with the view of enabling the reader to remember more readily its application to the occurrences of life.

The Persian Lokman said, that he had learned good breeding from the vulgar, by never imitating their actions. In like manner, I owe an acknowledgment to the former translator; since the rock he struck upon has warned me to shape my course, as I hope, more successfully. He has failed by too rigid an adherence to literal translation. The respective idioms of Urdú and English so materially differ, that what is witty and energetic in the one language, literally rendered in the other becomes dull and vapid.

A pardonable licence has accordingly been taken, whenever the genius of the original or the turn of the dialogue appeared to warrant or require it. I have not, however, indulged in too many liberties with my author; bearing in mind that "between freedom and impertinence there is but a step."

... a trifling addition has been made to ... of
...mpt to avoid sameness
...vely, som...

TO

ROBERT HALDANE RATTRAY, ESQUIRE, B. C. S.

A JUDGE OF THE SUDDER ADÁLAT,

FORT WILLIAM,

THIS WORK IS RESPECTFULLY INSCRIBED,

BY HIS OBEDIENT SERVANT,

JAMES FRANCIS CORCORAN.

December 1*st*, 1845.

THE

JOWHAR-I-AKHLÁK,

BEING THE

FABLES OF ESOP,

TRANSLATED BY

MR. JAMES FRANCIS CORCORAN,

INTO

THE URDÚ SPOKEN AT THE CITIES OF DELHI AND LAKHNOW BY THE HIGHER CLASSES OF SOCIETY.

PART I.

CALCUTTA:

"D AT THE MADRESSA COLLEGE PRESS, WELLESLEY SQUARE.

1845.